## 209 ـ فجر كی اذانيں كتنی ہيں ؟

**سوال**

نماز فجر كے ليے كتنی اذانيں ہيں ؟
اور اگر علاقے كے سارے لوگ مسجد ميں جمع ہوں تو كيا پھر بھی " الصلاۃ خير من النوم " كہنے كا كوئی فائد باقی رہتا ہے ؟
ميں نے سنا ہے كہ ايسا كرنا بدعت ہے، آخر ميں يہ كہ آيا اس كے متعلق كوئی حديث ہے، اس موضوع كے متعلق كچھ معلومات ارسال كريں ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے دور ميں نماز فجر كے ليے دو اذانيں كہی جاتی تھيں، ايك اذان طلوع فجر سے قبل تا كہ قيام كرنے والا شخص واپس چلا جائے، اور سونے والا متنبہ ہو جائے، اور دوسری اذان نماز فجر كا وقت شروع ہونے كے وقت تا كہ لوگوں نماز فجر كا وقت داخل ہونے كا علم ہو جائے، اور لوگوں كو نماز كے ليے دعوت، اس كے علاوہ اذان كے كئی ايك فوائد ہيں.

جمہور علماء كرام كے ہاں " الصلاۃ خير من النوم " دوسری اذان ميں كہا جائيگا، چنانچہ مؤذن كو چاہيے كہ وہ اس كی حرص ركھے، اور يہ عبارت ضرور كہے، چاہے لوگ مسجد ميں ہی ہوں، كيونكہ اس كے ايسے فوائد ہيں جو خيال ميں نہيں آتے، اور پھر اس ميں اس حقيقت كی ياد دہانی بھی ہے كہ: نماز نيند سے بہتر ہے، " الصلاۃ خير من النوم " كہ اس دن اور اس كے بعد سے بھی بہتر ہے.

اور مسلمان اس عبارت سے اس طرح بھی فائدہ حاصل كرينگے، كہ وہ بھی اس عبارت كو دہرائينگے جس سے انہيں اجروثواب اور زيادہ حاصل ہو گا، كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جب تم مؤذن كی اذان سنو تو تم بھی اس طرح كہو جس طرح مؤذن كہتا ہے "

يہ حديث صحيح ہے.

اور مسجد كے قريب عورتيں اور بچے بھی اس سے مستفيد ہونگے، بلكہ ہو سكتا ہے مسلمان جن بھی اور ہو سكتا ہے مسجد ميں سونے اوراونگھنے والا يا پھر بيٹھ كر سونے والا بھی مستفيد ہو، اس ليے يہ عبارت پابندی سے كہنی

چاہیے اور اس سنت کو ترک نہیں کرنا چاہیے.

اللہ تعالی آپ اور ہمیں سنت کی پیروی اور اس کی حرص رکھنے کی توفیق عطا فرمائے.

واللہ اعلم .